ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ ½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کل صبح پشاور تشریف لے جا رہے ہیں۔
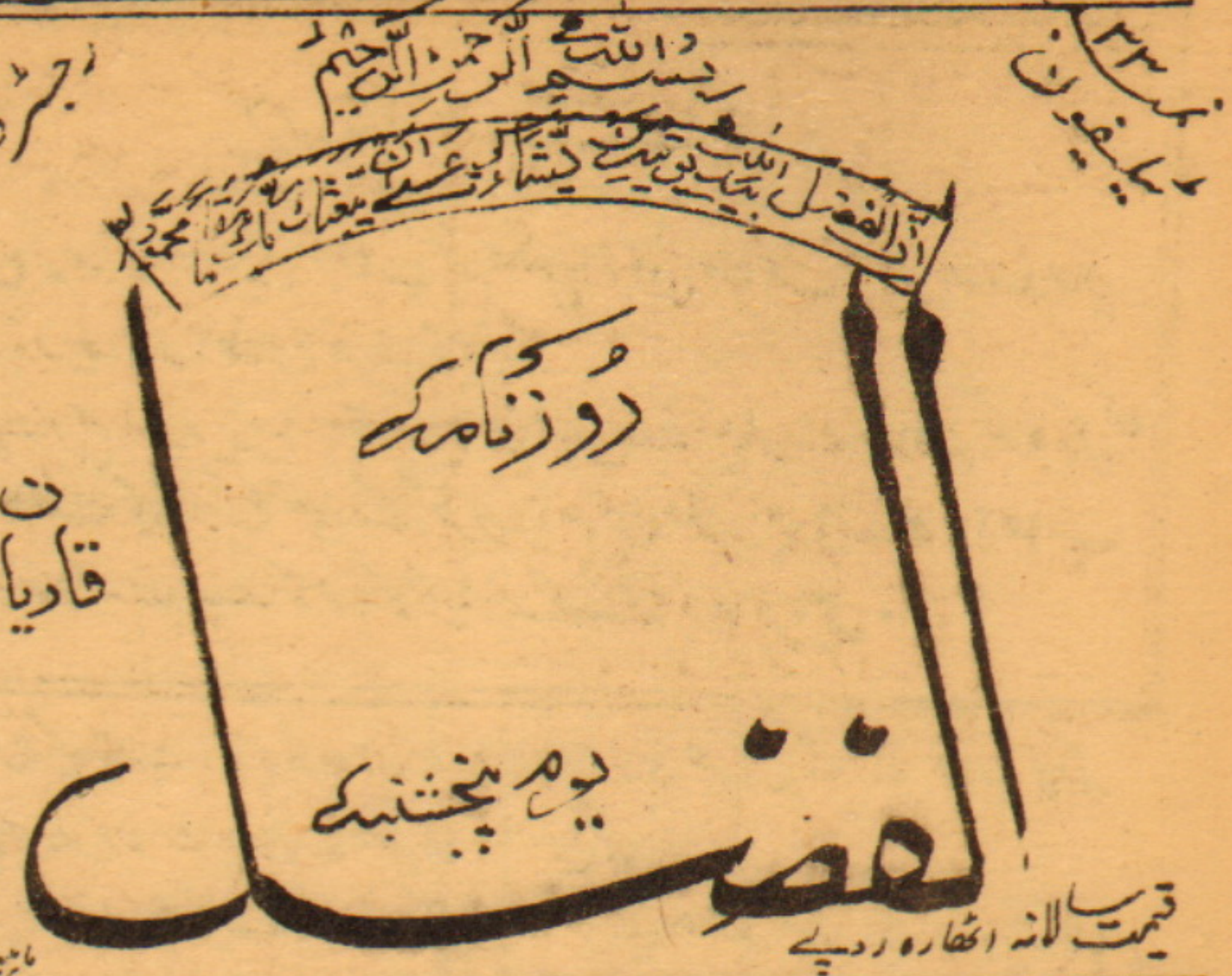
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۸ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۰۹

کذّب طرازی کا فنِ لطیف

ہندو اخبارات کی یہ خصوصیت رسوائے عالم ہو چکی ہے کہ انہیں جھوٹ بولنے میں ذرا عار محسوس نہیں ہوتی اور ان کا اخلاقی معیار بہت پست ہے کوئی بات ہو نہ ہو مگر اپنے مطلب کی خبر ڈھال لینا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ پھر یہ اخبارات ایک سچی خبر کا حلیہ بھی اس قدر بگاڑ سکتی ہیں کہ مطلب ہی بالکل الٹ کر رہ جاتا ہے اب ہندوؤں سے ایکا کر کے سکھ اخباروں نے بھی وہی وطیرہ اختیار کر لیا ہے۔ خاصکر آجکل تو اس فن میں یہاں تک ترقی ہو گئی ہے۔ کہ شاید ہی کوئی خبر ہوتی ہوگی۔ جو یا تو پوری کی پوری جھوٹی نہ ہوتی ہو۔ یا اس طرح نہ بگاڑ دی گئی ہو کہ اس کو پہچاننا ہی ناممکن ہوتا ہے۔

مدیران اخبار کی ضمیر کا سوال تو جانے دو۔ اور یہ بھی جانے دو۔ کہ ایسی خبروں سے ملک کی فضا خراب ہوتی ہے۔ ہم جو بات اس وقت کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ یہ جھوٹی خبریں شائع کرنے والے ہندو اور سکھ اخبارات ہندو اور سکھ اخبار بینوں سے سخت ظلم کر رہے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان کی ضمیروں کو ہی ہلاک کیا جا رہا ہے بلکہ ان کو صحیح حالات کے جاننے سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ جس کا نقصان ظاہر ہے۔ ہم یہاں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

اخبارات میں ہندوستانی مصنف بسنت کمار رائے صاحب کے ایک خط بنام نہرو کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ آپ نے اس میں یہ بھی رائے دی ہے۔ کہ ۸ مئی کو یوم بہادر شاہ منایا جائے۔ لیکن "اجیت" نے اس خبر کو بگاڑ کر اس طرح شائع کیا ہے۔

"نیویارک ۲ مئی۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کی اطلاع ہے۔ کہ ہندوستانی مصنف بسنت کمار رائے نے جو امریکہ میں مقبول شہرت کے مالک ہیں حال ہی میں پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک خط میں تحریر کیا ہے۔ کہ گاندھی جناح مشترکہ اپیل کے ذریعہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں ہمدردانہ اور خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریں"

اس کی وجہ ہماری سمجھ میں صرف یہی آئی ہے۔ کہ "اجیت" نہیں چاہتا۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی سمجھوتہ ہو۔ اسکو وہم ہے۔ کہ اس پھوٹ میں سکھوں کو فائدہ رہے گا۔ اگر "اجیت" ہندوستان میں امن کا خواہاں ہوتا۔ تو وہ صحیح خبر کو بڑے بڑے عنوانوں کے ساتھ شائع کرتا۔ ہم اس لئے اس خبر کو اچھا نہیں کہتے۔ کہ اس میں "بہادر شاہ" کا ذکر ہے۔ اور وہ مسلمان تھا۔ بلکہ ہم اس سپرٹ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جس سپرٹ کے ماتحت یہ رائے دی گئی ہے۔ اس رائے کا دینے والا شخص واقعی ہندوستان کا سچا خیر خواہ ہے۔ جو دل سے چاہتا ہے کہ ہندوستان کے باشندے آپس میں نہ الجھیں۔ بلکہ ان میں ایسی مشترکہ روایات پیدا ہو جائیں جو ان کو اس ملک میں باہم پیار اور محبت سے رہنے میں ممد و معاون ہوں۔ جو بات کا مغز تھا۔ اس کو تو آپ نے حذف کر دیا۔ مشترکہ اپیل تو پہلے ہو ہی چکی تھی۔ بار بار اس کا کیا فائدہ تھا۔ افسوس ہے کہ "اجیت" نے محض مسلمان دشمنی کی وجہ سے جناب بسنت رائے صاحب کے خط کی مٹی پلید کر کے رکھ دی ہے۔

معلوم نہیں یہ لوگ جو اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ صلح و امن جیسی چیز میں کسی مسلمان بادشاہ کا نام بھی آ جائے۔ وہ اکھنڈ ہندوستان کس مونہہ سے مانگتے ہیں۔ کیا اکھنڈ ہندوستان دس کروڑ مسلمانوں کے ساتھ شریفانہ سمجھوتہ کرنے کے بغیر ہی بن سکتا ہے اکھنڈ ہندوستان میں لات مارنے والے کون ہیں؟ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم کہیں گے "اجیت" جیسے اخبارات۔

پھر وہی بات

دہلی میں گاندھی جی کی تلاوت قرآن پر پھر ایک مہاسبھائی نے اعتراض کر دیا۔ جس کو گرفتار کر کے گاندھی جی کے کہنے پر آخر چھوڑ دیا گیا۔ مسٹر ایل جی ٹھاٹے آل انڈیا اینٹی پاکستان فرنٹ کے جنرل سیکرٹری نے بھی گاندھی جی کو بذریعہ خط قرآن خوانی سے منع کیا ہے۔ اور ہم بھی گاندھی جی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اس طرح کی قرآن خوانی سے کوئی مسلمان بھی تو آپ سے خوش نہیں۔ یہ قرآن خوانی ہماری دانست میں اسی قسم کی ہے جس طرح زیادہ بکری کے لئے جاتے کی پیالیوں یا دیگر تجارتی اشیاء پر چاند ستارے کی تصویر بنا دیں۔ یا قرآن مجید کی کوئی آیت لکھ دیں۔ عیسائی پادری عموماً ایسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں ہمیں ایک پادری صاحب نے ایک دفعہ ایک ٹریکٹ پڑھنے کے لئے دیا جس کے سر عنوان کلمہ توحید لکھا تھا مگر ٹریکٹ میں تثلیث کی تعلیم دی گئی تھی۔ بعینہٖ اسی طرح گاندھی جی کو پرارتھناؤں کا آغاز تو تلاوت سے کرتے ہیں مگر تقریر میں فن سخن سازی کا تمام کمال اسلام اور مسلمانوں خاصکر مسلم لیگ کو بدنام کرنے پر صرف کرتے ہیں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

العلم حجاب الاکبر

مرتبہ میرزا احمد صاحب ونیس

قادیان ۶ رماہ ہجرت۔ آج بعد نماز مغرب تاعشاء حضور نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

فرمایا۔ صوفیا میں ایک مقولہ ہے۔ بعض اسے حدیث کا درجہ بھی دیتے ہیں۔ وہ العلم حجاب الاکبر ہے۔ یعنی علم سب سے بڑا پردہ ہوتا ہے۔ اگر ہم الٰہی علوم کے لحاظ سے دیکھتے ہیں۔ تو علم بجائے پردہ کے انکشاف کا ذریعہ نظر آتا ہے۔ اور جوں جوں انسان خدا کی صفات پر غور کرتا ہے۔ اس کا وجود زیادہ سے زیادہ منکشف ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس طرح سامنے آجاتا ہے۔ کہ وہ ایسی ثابت شدہ حقیقت ہو جاتا ہے۔ جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک غیر مطبوعہ تحریر میں یہ لکھا ہوا مجھے ملا۔ جسے میں نے بعد میں شائع کرا دیا۔ کہ دنیا مجھے خدا کی باتوں کے پھیلانے سے روکنا چاہتی ہے۔ اور خدا سے دور رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن جس چیز کو میری آنکھوں نے دیکھ لیا۔ اور اس طرح دیکھ لیا۔ جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہو سکتی۔ تو میں لوگوں کے کہنے سے کس طرح خدا کو چھوڑ سکتا ہوں۔ میں نے خدا کو اس طرح دیکھا ہے۔ جیسے وہ میرے سامنے موجود ہے۔ البتہ مجھے یہ تو شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سورج جو ہر روز طلوع کرتا ہے۔ اور آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ اس کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ اور یہ بھی شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ شاید میرا ہی وجود غلط ہو۔ لیکن مجھے یہ شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا وجود نہ ہو۔

تو دیکھو! یہ علم بجائے اس کے کہ حجاب کا موجب ہوتا۔ بہت بڑے انکشاف کا موجب ہو گیا۔ اسی طرح روحانی علوم کے علاوہ ہم دنیاوی علوم کو لیتے ہیں۔ تو ان میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کسی چیز کا علم روک یا کمی کا موجب نہیں بنتا۔ بلکہ کچھ زیادتی کا موجب ہی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک طالب علم جو علم ہندسہ سیکھتا ہے۔ اس کے اس علم سے اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ بلکہ اسے لین دین اور دوسرے دنیاوی معاملات میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح علم اللسان ہے۔ اس میں بھی دسترس حاصل کرنے سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ پھر تاریخ۔ جغرافیہ۔ طب قانون انجنیرنگ وغیرہ جتنے بھی علوم ہیں۔ ان کے سیکھنے سے کوئی کمی نہیں آتی۔ بلکہ معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور دنیاوی معاملات میں بہت سہولت ہوتی ہے۔

پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ العلم حجاب الاکبر کا کیا مطلب ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم ایسا ہے۔ جس سے حجاب آجاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ دو علوم ہیں۔ ایک جسمانیات کے متعلق اور دوسرا روحانیات کے متعلق۔ جسمانی علوم اپنے دائرہ میں کام کرتے ہیں۔ اور روحانی اپنے دائرہ میں۔ جہاں تک جسمانی علوم کا تعلق ہے۔ وہ روک نہیں ہیں۔ اور جہاں تک روحانی علوم کا تعلق ہے۔ وہ بھی روک نہیں ہیں۔ لیکن جب جسمانی علوم کو روحانی علوم کے رستہ میں کھڑا کر دیا جاتا ہے یا روحانی علوم جسمانی علوم کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ تو حجاب اکبر بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر علم کو ایک خاص حد میں رکھنا پڑتا ہے۔ جب تک وہ اپنی حدود میں رہتا ہے۔ مفید رہتا ہے۔ لیکن جب اپنی حدود سے تجاوز کر کے غیر حدود میں مداخلت شروع کر دیتا ہے۔ تو ٹھوکر کا موجب بن جاتا ہے۔ مثلاً علم حساب کو ہی لیجئے۔ جب تک یہ اپنی حدود میں رہتا ہے۔ ہمارے لئے نفع مند رہتا ہے۔ ہمیں لین دین میں سہولت رہتی ہے۔ لیکن جب علم حساب ایک ماوراء الوراء ہستی کا جائزہ لینا شروع کر دیتا ہے۔ اور انسان مکان کو ماپنا شروع کر دیتا ہے۔ تو چونکہ وہ اس کا دائرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے یہاں وہ غلطی کھا جاتا ہے۔ اور بجائے نفع کے حجاب الاکبر بن کر نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ پس اگر حساب کو حساب تک ہی محدود رکھا جائے۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب وہ وراء الورای اشیا میں دخل دینا شروع کر دے۔ تو غلطی کر جاتا ہے۔ چنانچہ علم ہیئت کے ماہرین خود اقرار کرتے ہیں۔ کہ ان اشیا میں ایک حد پر پہنچ کر ہمارا علم رک جاتا ہے۔ اور آگے ہمیں کچھ پتہ نہیں لگتا۔ پس علم کو اگر علوم کی حد میں رکھا جائے۔ تو ٹھیک ہے لیکن جب وہ مسلم اس دائرہ میں دخل شروع کر دے جس کا اسے علم نہیں۔ تو وہی علم حجاب الاکبر بن جاتا ہے۔

اسی طرح پر انسان جب مادیات کا قانون روحانیات پر چسپاں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ تو غلطی کر جاتا ہے۔ مثلاً ایک فلسفی جب دنیاوی تصورات کو وحی والہام پر چسپاں کرتا ہے اور انہیں محض توہمات اور دلی خیالات قرار دیتا ہے۔ تو غلطی کر جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا دائرہ تو صرف مادیات تھا۔ اور اس نے خواہ مخواہ اپنے زعم علم میں روحانیات میں بھی دخل دیا۔ جس سے اسکی شناسائی نہ تھی۔ اس وجہ سے وہ اس میں غلطی کر گیا۔ اور وہی علم اس کے لئے حجاب الاکبر بن گیا۔

ایک فلسفی ہزار کہے کہ رویا و الہام محض توہمات ہیں۔ ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ جب ہم نے نمایاں طور پر ان کا وجود دیکھ لیا ہے۔ تو پھر انکار کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک فلسفی اپنے علم کے زعم لعد تکبر میں یہ سمجھتا ہے۔ کہ میرا حق ہے۔ کہ میں علم تاریخ میں بھی دخل دوں۔ میرا حق ہے کہ علم جغرافیہ میں بھی دخل دوں۔ میرا حق ہے کہ اقلیدس میں بھی دخل دوں۔ اور میرا حق ہے کہ روحانیات میں بھی دخل دوں۔ لیکن جب وہ ایسا کرتا ہے۔ تو غلطی کر جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا اس کو کچھ بھی پتہ نہیں ہوتا اور وہ محض دنیاوی علم کا قیاس ان پر کرنا چاہتا ہے۔ پس ہر ایسی چیز جس کا پتہ نہ ہو۔ یعنی منفی کا حکم رکھتی ہو۔ اس میں کبھی دخل نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ صرف مثبت میں۔ دنیا میں اکثر تباہیاں اسی وجہ سے آتی ہیں۔ کہ انسان ایسی جگہ دخل دیتے ہیں۔ جس کا انہیں پتہ نہیں ہوتا۔ اگر ایسی باتوں میں دخل دیا جائے۔ تو جہالت عیاں ہو جاتی ہے۔

درخواست دعاء

لیگوس (مغربی افریقہ) جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

نہایت اہم اور دیرینہ مقدمہ جو مخالفین نے ہمارے خلاف کھڑا کر رکھا ہے۔ کی سماعت کی تاریخ مئی کے آخری ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مشرقی افریقہ کا کامیاب دورہ

شیخ مبارک احمد صاحب کی مساعی جمیلہ

۶ رمئی۔ جناب شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آج چالیس روز کے دورہ کے بعد ٹبورا وارد ہوا۔ یہ دورہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ چھ عیسائی اس اثناء میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اور چودہ ہزار شلنگ چندہ جمع ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اردو زبان کو خراب ہونے سے بچاؤ

قرآنی محاورہ کو برقرار رکھنا برکت و فصاحت کا موجب ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اردو زبان بھی کس قدر قابل رحم ہے۔ کہ اسے اس وقت دو قوموں کے سیاسی مصالح کا تیر پیہم خراب کرنے کے درپے ہے۔ ہندو اس کے اندر ہندی اور سنسکرت کے انوکھے الفاظ اور غیر مانوس محاورات شامل کر کے اسے گویا شدھ کرنے کا آرزومند ہے۔ اور مسلمان اس میں عربی اور فارسی کے مشکل صیغے اور دور افتادہ بندشیں داخل کر کے اسے بزعم خود کلمہ پڑھانے اور مومن بنانے کا خواہاں ہے۔ اور اس بدّ و جہد کو دونو قومیں بھاری دینی اور قومی خدمت خیال کر کے نادانستہ طور پر ہماری مشترکہ زبان اردو کا ستیاناس کر رہی ہیں۔ بے شک دوسری جاندار چیزوں کی طرح زبان بھی ایک بدلنے والی اور ترقی کرنے والی چیز ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ سیاسی مصالح کے ماتحت تکلف اور تصنع کا طریق اختیار کر کے زبان کے طبعی نشوونما کو غیر فطری ملمع سازی کے راستہ پر ڈال دیا جائے۔

ہندوؤں نے تو اردو زبان میں ہندی اور سنسکرت کے الفاظ کی ایسی بھرمار شروع کر دی ہے۔ کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ جب کوئی ہندو صاحب ریڈیو پر تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو باوجود اس کے کہ وہ اردو میں بولنے کے مدعی ہوتے ہیں۔ ان کی تقریر کے پچاس فیصدی الفاظ قطعی طور پر سمجھے نہیں جا سکتے اور دو چار منٹ کی توجہ کے بعد سمجھنے کی کوشش مجبوراً ترک کرنی پڑتی ہے۔ مگر اس جگہ مجھے اصل گلہ ہندوؤں سے نہیں بلکہ مسلمانوں سے کرنا ہے۔ جو ہندوؤں کی ضد میں آ کر خواہ نخواہ اپنی زبان کو خراب کر رہے ہیں۔ اور سادہ اور صاف اور مانوس الفاظ کی جگہ دور افتادہ اور مشکل الفاظ کو داخل کر کے سمجھتے ہیں۔ کہ ہم زبان کی خدمت کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ خدمت نہیں بلکہ عداوت ہے۔ اور تعمیر نہیں بلکہ تخریب ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ بعض نام نہاد اصلاحیں تو ایسی ہیں کہ ایک فصیح لفظ کو چھوڑ کر جو قرآنی محاورہ کے بھی عین مطابق ہے۔ (اور قرآن کی زبان عربی محاورہ کی اصل الاصول ہے) ایک نسبتاً غیر فصیح اور قرآنی محاورہ کے خلاف لفظ اختیار کر لیا گیا ہے۔

میں اس جگہ زیادہ مثالیں نہیں دینا چاہتا صرف دو۔ یہی اور موٹی مثالیں دے کر بتاتا ہوں۔ کہ کس طرح خود مسلمانوں کی طرف سے اردو زبان کو بگاڑا جا رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی قرآنی محاوروں کو بھی بدل کر نئے اور بالکل غیر مانوس محاورے قائم کئے جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں پہلی مثال جو میں دینا چاہتا ہوں۔ وہ مبارکباد کے لفظ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ لفظ اردو زبان میں اس قدر کثیر الاستعمال اور متعارف ہے۔ کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ تو اسے جانتا ہی ہے۔ غیر مسلموں یعنی ہندوؤں اور سکھوں میں بھی یہ لفظ ایسا عام فہم ہے۔ کہ شہری ہندو اور سکھ تو الگ رہے۔ دیہات کے سکھ اور ہندو بھی اس لفظ کو اچھی طرح سمجھتے۔ اور اسے اپنی گفتگو میں کثرت کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ مگر مسلمان مصنفوں اور خصوصاً مسلمان اخبار نویسوں نے اس سادہ اور عام فہم لفظ کو بھی بدل کر ایک ایسی صورت دے دی ہے۔ جو نہ صرف غیر مسلموں کے لئے بالکل غیر مانوس ہے بلکہ بہت سے مسلمان کہلانے والے بھی اس لفظ کو نہیں سمجھتے۔ اور کم از کم ثقیل اور غیر مانوس خیال کرتے ہیں۔ میری مراد "تبریک" کے لفظ سے ہے۔ جو کچھ عرصہ سے مبارکباد کے لفظ کی جگہ استعمال ہونا شروع ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ صرف ثقیل اور غیر مانوس ہی نہیں بلکہ قرآنی محاورہ کے بھی سراسر خلاف ہے۔ قرآن شریف نے اس لفظ کو فعل اور اسم فاعل کی صورت میں اٹھارہ ۱۸ جگہ استعمال کیا ہے۔ اور ان اٹھارہ جگہوں میں سے ایک جگہ بھی باب تفعیل کی صورت میں استعمال نہیں کیا۔ جس سے کہ لفظ تبریک تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ لازماً ہر جگہ باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال کیا ہے۔ جس سے لفظ مبارکباد کا تعلق ہے۔ مثلاً سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ (رکوع ۱)

اسی طرح سورہ انعام میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وھذا کتاب انزلناہ مبارک (رکوع ۱۱)

ان دونوں موقعوں پر اور اسی قسم کے باقیماندہ سولہ موقعوں پر قرآن شریف نے بلا استثنا باب مفاعلہ استعمال کیا ہے۔ اور کسی ایک جگہ بھی باب تفعیل استعمال نہیں کیا۔ پھر نہ معلوم کیوں ہمارے دوست بلاوجہ باب مفاعلہ کو چھوڑ کر "تبریک" کے لفظ کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ جو ثقیل بھی ہے۔ اور غیر مانوس بھی۔ اور قرآنی محاورہ کے خلاف بھی۔ بے شک کبھی کبھی عربی زبان میں "تبرک" کا لفظ بھی مبارکباد دینے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور لغت کے لحاظ سے ہم اسے غلط نہیں کہہ سکتے لیکن ایک زیادہ فصیح اور زیادہ مستعمل اور زیادہ مانوس لفظ کو چھوڑ کر جو قرآنی محاورہ کے بھی عین مطابق ہے۔ ایک ثقیل اور دور افتادہ اور غیر مانوس لفظ کو اختیار کرنا جو قرآنی محاورہ کے بھی خلاف ہے۔ ادبی اور لسانی اصول کے لحاظ سے نہایت درجہ قابل اعتراض ہے۔ مگر آج کل جسے دیکھو "ہدیہ تبریک ہدیہ تبریک" کے الفاظ سے سرشار نظر آتا ہے۔ اور خود احمدی نوجوان بلکہ الفضل کے کارکن بھی اس رو میں بہے جا رہے ہیں۔ اور اپنی جگہ بہت خوش ہیں کہ ہم نے گویا اردو زبان میں ایک خاص جدت پیدا کی ہے اور بڑی ترقی کا رستہ کھولا ہے۔ حالانکہ زبانوں کے مسلمہ اصول کے مطابق یہ ترقی نہیں بلکہ تنزل اور تخریب ہے۔ اگر میں بھولتا نہیں تو اس "ایجاد" کا سہرا غالباً اخبار زمیندار کے سر ہے۔ جس نے جدت پسندی کے زبردست جذبہ کے اثر کے ماتحت یہ لفظ ایجاد کیا اور پھر دوسرے مسلمانوں نے محض کورانہ تقلید اور عجوبہ پسندی کے رنگ میں اس کا استعمال شروع کر دیا۔ مگر کم از کم ہماری جماعت کے دوست تو جو سلطان القلم کے روحانی فرزند ہیں۔ اس غلطی سے محفوظ رہنے چاہیئے

دوسری مثال جو میں اس جگہ دینا چاہتا ہوں وہ لفظ "اسلامی" سے تعلق رکھتی ہے۔ جو کچھ عرصہ سے لفظ مسلمان کا قائمقام بن کر ہماری زبان کو خراب کر رہا ہے آجکل ایسے محاورے کثرت سے اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں کہ "اسلامیان ہند یہ چاہتے ہیں" اور "اسلامیان پنجاب کی غیرت کا تقاضا یہ ہے" وغیرہ وغیرہ حالانکہ صحیح لفظ مسلمان ہے نہ کہ اسلامی۔ قرآن شریف نے اس لفظ کو غالباً انتالیس ۳۹ جگہ استعمال کیا ہے اور سب جگہ بلا استثناء اسم فاعل کے صیغے کے رنگ میں مسلمان کا لفظ ہی استعمال ہے۔ بلکہ ایک جگہ تو حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کر کے یہاں تک فرمایا ہے کہ:۔

ھو سمّٰکم المسلمین (حج رکوع ۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یعنی حضرت ابراہیمؑ نے تمہارے لئے خدائی منشاء کے ماتحت مسلمان کی اصطلاح قائم کی۔ اور اسے دنیا میں جاری کیا"۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس مانوس اور عام فہم بلکہ گویا خدا تعالےٰ کے رکھے ہوئے نام کو ترک کر کے جسے نہ صرف خود مسلمان بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کا بچہ بچہ تک جانتا اور سمجھتا ہے۔ "اسلامی" کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اور اردو زبان کو نہ صرف مشکل اور غیر مانوس بنایا جائے۔ بلکہ معروف قرآنی محاورہ سے بھی دور کر دیا جائے۔ کیا وجہ ہے کہ ہم "مسلمانانِ پنجاب" یا "پنجاب کے مسلمان" کے الفاظ کی بجائے "اسلامیانِ پنجاب" کا محاورہ استعمال کریں۔ جو صرف غیر مانوس ہی نہیں۔ بلکہ قرآنی محاورہ اور اسلامی اصطلاح کے بھی سراسر خلاف ہے

اوپر کے دو الفاظ صرف مثال کے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ آج کل کی اردو زبان میں ایسے الفاظ اور محاورات کثرت کے ساتھ داخل ہو گئے ہیں۔ یا زیادہ صحیح طور پر یوں کہنا چاہیئے۔ کہ داخل کئے جا رہے ہیں۔ جو بلا وجہ اور بلا کسی حقیقی ضرورت کے اردو زبان کو مشکل اور پیچیدار بناتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح سادگی اور عام فہمی کے جوہر کو جو دراصل ہر ترقی کرنے والی زبان کی جان ہے۔ سرعت کے ساتھ ضائع کیا جا رہا ہے۔ جس کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی نکل رہا ہے۔ کہ مزید ضد میں آکر ہندو کی یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اردو میں ہندی اور سنسکرت کے الفاظ داخل کر کے اسے مسلمانوں کے لئے ایک گورکھ دھندا بنا دیا جائے۔ کچھ عرصہ ہؤا۔ میں نے ایڈیٹر صاحب انقلاب لاہور کو اس نقص کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور انہوں نے کسی حد تک اس کا اعتراف بھی کیا تھا۔ مگر آج کل ایجاد و اختراع کی رو ایسی زوروں پر ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب انقلاب بھی عملاً اس کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ حالانکہ بالعموم انقلاب کی زبان دوسرے اخباروں کی نسبت زیادہ صاف اور زیادہ بامحاورہ ہوتی ہے۔ بہر حال میں امید کرتا ہوں۔ کہ کم از کم ہماری جماعت کے دوست عموماً اور الفضل اور دوسرے احمدی جرائد کا عملہ خصوصاً اس بارہ میں زمانہ کی غلط رو میں بہنے سے بچے گا۔ اور اردو زبان کو فصاحت اور سلاست کی ان طبعی حدود کے اندر اندر رکھنے کی کوشش کریگا۔ جو ایک علمی زبان کی زندگی اور ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

کوہ نور

(از میر احمد صاحب دنیس)

سکھوں کے دلچسپ مطالبات میں سے ایک مطالبہ کوہ نور ہیرے کا بھی ہے۔ کہ اس سے دربار صاحب امرتسر کو زینت بخشی جائے۔ یہ تو دور کی بات ہے۔ لیکن اس وقت یہ موضوع سکھ اخبارات کی زینت اور عوام کی غیر معمولی دلچسپی کا موجب بنا ہؤا ہے۔ اس مطالبہ کا پس منظر کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل تاریخی واقعات کی روشنی میں ملاحظہ ہو۔

اس کے ماخذ کے متعلق انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں لکھا ہے۔ کہ "یہ ہیرا دریائے کرشنا کے نزدیک گولکنڈا کی کانوں سے حاصل کیا گیا تھا۔ اور آج سے پانچہزار سال قبل مہابھارت یدھ کے ایک مشہور ہیرو کے پاس دیکھا گیا تھا۔ اور مختلف ہاتھوں سے ہوتا ہؤا شہنشاہ بابر کے پاس پہنچ گیا۔"

چیمبرس انسائیکلوپیڈیا میں اس کا ذکر راجہ آف مالوا کے خاندان سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ سلطان علاؤالدین نے راجہ مالوا پر فتح حاصل کرنے کے بعد کوہ نور ہیرا جو اس خاندان میں کئی پشتوں سے موجود تھا پر بھی قبضہ کر لیا۔ ۱۵۲۸ء میں فتوحات ہمایوں کے نتیجہ میں یہ ہیرا مغلیہ خاندان میں منتقل ہو گیا۔ اور دیر تک دہلی میں تخت طاؤس کی زینت بنا رہا۔ ۱۷۳۹ء میں محمد شاہ نے جب نادرشاہ سے شکست کھائی۔ تو اس کو اپنے ساتھ پگڑی میں چھپا کر لے گیا۔ جس کا نادرشاہ کو بہت افسوس ہؤا۔ مغلیہ خاندان سے مصالحت کی خاطر نادرشاہ نے ایک تقریب منعقد کی۔ جس میں پگڑیوں کے تبادلہ کی رسم بھی عمل میں آئی۔ اور اس طرح سے وہ ہیرا جو مغل بادشاہ کی پگڑی میں چھپا رہتا تھا۔ نادرشاہ کے پاس چلا گیا۔ کہتے ہیں۔ پگڑی کھول کر جب نادرشاہ نے ہیرے کو دیکھا۔ تو بے اختیار اس کے منہ سے نکل گیا۔ کہ یہ تو "نور کا پہاڑ" ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس کا نام کوہ نور پڑ گیا۔ نادرشاہ کی وفات کے بعد اس کے لڑکے شاہ رخ کی ملکیت میں جانے کے جلد بعد ہی احمد شاہ کی نذر ہو گیا۔ جو درانی افغان حکومت کا بانی مبانی ہے۔ احمد شاہ کے بعد اس کے لڑکے تیمور شاہ کے پاس آیا۔ اور پھر کئی ہاتھوں سے ہوتا ہؤا بالآخر رنجیت سنگھ کے پاس پہنچ گیا۔ ۱۸۳۹ء میں جب رنجیت سنگھ نے وفات پائی۔ تو لاہور کے شاہی خزانہ میں رکھ دیا گیا۔ لیکن ۱۸۴۹ء میں یہ تحریک اٹھی۔ کہ اسے ملکۂ انگلستان کی نذر کر دیا جائے۔ چنانچہ ۱۸۵۰ء میں لارڈ ڈلہوزی نے ملکہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جو آج تک تاجِ شاہی کی زینت ہے۔ اور اب ہندوستان آنے کی تیاری کر رہا ہے۔

اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات

امیر و دیگر عہدیداران ضلع وار نظام گجرات کا انتخاب مورخہ ۱۸ ہجرت ۵ بروز اتوار مسجد احمدیہ گجرات میں بعد نماز عصر عمل میں لایا جائیگا۔ اس لئے تاریخ مقررہ پر ہر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ ضرور گجرات تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔ اگر وہ نہ آسکیں تو مقامی جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت سنہ ۔۔ کے لئے جو نمائندہ منتخب ہوئے تھے۔ وہ تشریف لائیں۔ اور اگر وہ بھی کسی مجبوری کے باعث نہ آسکتے ہوں۔ تو پھر تمام مقامی جماعت جمع ہو کر کسی اور صاحب کو خاص طور پر نمائندہ منتخب کر کے بھیجے۔ اور اس کے نام کی اطلاع خاکسار کو قبل از وقت ارسال فرمائیں۔ نمائندگان کے قیام اور طعام کا انتظام کیا جائیگا۔

ملک عبدالرحمن خادم

مسجد احمدیہ گلگت

مسجد احمدیہ گلگت زیر تعمیر ہے۔ اور کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے۔ ہمیں روپیہ کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہماری اعانت فرماتے ہوئے کار ثواب میں شریک ہوں۔ اور جلد از جلد عطیات میرے نام یا محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال کریں۔ خاکسار مرزا معظم بیگ عفی اللہ عنہ

جناب مولوی عبد الخالق صاحب روبصحت ہیں

سالٹ پانڈ (مغربی افریقہ) بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تازہ معاینہ میں جناب مولوی عبد الخالق صاحب مولوی فاضل مجاہدِ احمدیت (جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں) کی حالت روبصحت بیان کی گئی ہے۔ تاہم احباب جماعت کی دردمندانہ دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تا وہ اپنے فرائض کو بجا لاسکیں۔

اعلان

ایک لمیٹڈ کمپنی کی ضروریات کے لئے ایک تجربہ کار منیجر کی ضرورت ہے۔ جس کو تجارت کا بہت اچھا تجربہ ہو۔ خاص طور پر امپورٹ ایکسپورٹ کے کام سے پوری واقفیت ہو۔ مثلاً ایسے دوست ہوں جنہوں نے بڑی بڑی ایکسپورٹ امپورٹ کا کام کرنے والی کمپنیوں میں کسی ذمہ وار عہدہ پر کام کیا ہو۔ یا کام کر رہے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت -/۸۰۰ روپے ماہوار تک دی جائیگی۔ امیدوار احباب اپنی درخواستیں پورے کوائف و سرٹیفکیٹ کے ساتھ مجھے ۵ رجون تک بھجوا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم پنجاب کے خلاف مسلمانان پنجاب کے ریزولیوشن

اہرانہ ضلع ہوشیارپور

آج مورخہ ۲۳؍۴؍۴۷ کو انجمن احمدیہ اہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری امیر محمد خان صاحب احمدی پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ اہرانہ منعقد ہوا۔ جس میں تقسیم صوبہ پنجاب کے سوال پر جو ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے اٹھایا گیا ہے غور کیا گیا ہے اور بہ اتفاق رائے قرار پایا۔ کہ

اول:۔ چونکہ صوبوں کی اندرونی تقسیم کا سوال وزارتی مشن کے روبرو پیش ہی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی اشارہ یا کنایۃً ذکر آیا۔ اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت سمجھی گئی۔ اس لئے اب یہ سوال سرے سے ہی غلط اور ناجائز ہے۔

دوم:۔ چونکہ یہ سوال علاوہ ناجائز ہونے کے ملک کی فضاء کو مکدر کرنے والا اور امن عامہ کی تباہی کا موجب ہے۔ اور خصوصاً صوبہ پنجاب کے لئے مزید خونریزی اور ہلاکت کا پیغام ہے۔ بلکہ دوسرے صوبوں کے لئے بھی بدامنی پیدا کرنے کی دعوت ہے۔ اس لئے کسی پہلو سے بھی یہ سوال مفید اور حق پر مبنی نہیں۔ نیز چونکہ وسطی پنجاب میں مسلمانوں کی خاصی اکثریت ہے۔ لہٰذا یہ سوال جائز نہیں ہے

سوم:۔ چونکہ صوبہ پنجاب میں الیکٹریکل اور نہری اور بعض دیگر ایسے وسائل بکثرت مشترک ہیں۔ جن پر صوبہ کی بہبود منحصر ہے اور جو ایک دوسرے کے ساتھ ایسے وابستہ ہیں۔ جیسے ایک انسان کے جسمانی اعضاء ہوتے ہیں۔ پس موجودہ مکدر فضا میں صوبہ پنجاب کی تقسیم کا سوال جلتی آگ پر تیل گرانے کے مترادف ہے۔ اس لئے بطور احتجاج حضور صاحب بہادر ایکسلنسی وائسرائے ہند اور حضور صاحب بہادر گورنر صوبہ پنجاب ریزولیوشن ہذا کی نقل بھیجکر عرض گذاری جائے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے اس ہلاکت آفرین اور ناجائز مطالبے کو فوراً مسترد فرما کر امن عامہ کو برقرار رکھا جائے۔ تا مظلومین کے خون سے ملک محفوظ رہ سکے۔

مرسلہ چوہدری محمد عثمان سیکرٹری انجمن احمدیہ اہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور

ویرووال ضلع امرتسر

مورخہ ۲۵؍۴؍۴۷ کو اجلاس مسلمانان ویرووال میں جو بصدارت چوہدری برکت اللہ خان صاحب منعقد ہوا مندرجہ ذیل تجاویز بہ اتفاق رائے منظور ہوئیں:۔

۱۔ مسلمانان ویرووال راجپوتاں جناب وائسرائے اور گورنر صاحب پنجاب سے پرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ پنجاب کو ہرگز تقسیم نہ کیا جائے۔

۲۔ بفرض محال اگر تقسیم ناگزیر ہو۔ تو کم از کم اُن شہروں، ضلعوں اور تحصیلوں حتیٰ کہ تھانوں کو جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے مغربی پنجاب کے ساتھ ملحق کیا جائے۔

۳۔ نقول تجاویز جناب وائسرائے۔ گورنر صاحب پنجاب اور اخبارات نوائے وقت۔ الفضل۔ انقلاب۔ احسان۔ اور زمیندار کو ارسال کی جائیں۔

برکت اللہ خان از طرف مسلمانان ویرووال راجپوتاں ضلع امرتسر

فتح آباد ضلع امرتسر

بتاریخ ۲۵؍۴؍۴۷ کو اجلاس مسلمانان فتح آباد میں بصدارت ملک غلام محمد صاحب مندرجہ ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

I۔ مسلمانان فتح آباد جناب گورنر جنرل بہادر سے پرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ پنجاب کو ہرگز تقسیم نہ کیا جائے۔

II۔ بفرض محال اگر تقسیم ناگزیر ہو۔ تو اُن شہروں، ضلعوں اور تحصیلوں حتیٰ کہ تھانوں کو جہاں کہ مسلمانوں کی اکثریت ہے مغربی پنجاب کے ساتھ ملحق کیا جائے۔

مسلمانان فتح آباد ضلع امرتسر

ٹانڈہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

مسلمانان علاقہ ہذا تقسیم پنجاب کی تجویز کو نہ صرف نہایت درجہ ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ اسے عملی جامہ پہنائے جانے کی صورت میں صریح حق تلفی سمجھتے ہیں۔ لہٰذا جماعت احمدیہ ٹانڈہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور اس کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتے ہوئے جناب والا سے ملتجی ہے کہ اسے مسترد فرما کر مسلمانوں کو شاد کیا جائے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے تقسیم ناگزیر سمجھی جائے تو مشرقی پنجاب کے وہ اضلاع تحصیلیں تھانہ جات شہر۔ قصبات و دیہات جہاں پر مسلم اکثریت ہو۔ خواہ وہ کسی قدر بھی تھوڑی مقدار میں کیوں نہ ہو ایسے تمام علاقہ جات کو مغربی پنجاب کے ہمراہ شامل رکھا جائے۔ — پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹانڈہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۲؍۵؍۴۷ کو زیر صدارت جناب خواجہ محمد شریف صاحب تاجر مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ تقسیم صوبہ پنجاب کی تحریک کو ملکی مفاد کیلئے مضر اور نقصان دہ سمجھتی ہے۔ نیز اقتصادی لحاظ سے بھی خطرناک۔ لہٰذا صدائے احتجاج بلند کی جاتی ہے۔ کہ پنجاب کو تقسیم نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور ہم گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر بامر مجبوری تقسیم ضروری ہے تو جن اضلاع اور شہروں۔ دیہاتوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہو خواہ وہ کس قدر ہی کم ہو انہیں مغربی پنجاب میں شامل رکھا جائے

۲۔ ریزولیوشنز کی نقل ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند اور ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کو بھیجی جائے۔ اور پریس کو بھی۔

صاحب دین شیخ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔

[مہر:] خلافت لائبریری ... محمد داؤد ... منجانب ... آفیسر ... الکم ...

تین گروہ

۱۔ جو لوگ بیس مئی ۴۷ء تک اپنی ساری جائداد یا ایک ماہ کی آمد وقف کریں گے۔ ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ ۶ ماہ کے اندر اندر یعنی ۲۰ نومبر ۴۷ء تک اپنی جائداد کا $\frac{1}{100}$ یا ایک ماہ کی آمد بعد وضع صرف چندہ عام یا وصیت اور انکم ٹیکس) جو دونوں سے زیادہ ہو۔ ادا کریں۔ وہ واقفین کی صف اول میں کھڑے ہوں گے۔

۲۔ جو لوگ اپنی جائداد یا آمد وقف نہیں کریں گے۔ اُن سے اُن کی جائداد کا $\frac{1}{200}$ یا نصف ماہ کی آمد جو دونوں میں سے زیادہ حصہ ہو۔ لے لیا جائے گا۔ یاد رہے کہ جو جائداد یا آمد وقف نہیں کرتے وہ اس انعام میں شامل نہیں ہو سکتے۔ جو کہ پہلوں کے لئے ہے۔ وہ انعام انہی لوگوں کے لئے ہے۔ جنہوں نے جائدادیں یا آمدنیں وقف کر دی ہیں۔ یا ۲۰ رمئی تک وقف کر دیں گے۔

۳۔ تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہے۔ جو باوجود اس نازک وقت کے ۲۰ رمئی تک نہ جائداد وقف کریں گے۔ اور نہ آمد وقف کریں گے۔ اور نہ ہی ۲۰ ر نومبر ۴۷ء تک اپنی جائداد کا $\frac{1}{200}$ یا نصف ماہ کی آمد جو دونوں میں سے زیادہ ہو۔ دیں گے۔ ان کو آئندہ کسی ہنگامی تحریک میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ گو ان کا ماہواری چندہ واپس نہیں کیا جائے گا۔ لیکن خاص چندوں میں وہ شریک نہیں ہو سکیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ جات کے بموجب آپ کس گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟ اس کا فیصلہ آپ کے معیار اخلاص پر چھوڑا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحیح راہنمائی فرمائے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے:۔ مکرم لفٹیننٹ خلیل الرحمٰن صاحب کا پتہ نظارت بیت المال کو مطلوب ہے۔

ولادت: جناب قریشی محمد اکمل صاحب تاجر کے ہاں ۱۱۔ اپریل کو لڑکی تولد ہوئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولودہ کا نام "قمر النساء" تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

506
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص ۱۲؍ اور پچاس قرص ۶؍ شفائی درجن ۸؍ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق** قادیان

مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

مولوی محمد علی صاحب جب سے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر الگ ہو گئے ہیں۔ تب سے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ صرف مجدد و مسیح تھے۔ مگر وہ نبی نہ تھے۔ اور نہ ان کے انکار سے کوئی شخص کافر ہو سکتا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ ہم نے کئی سال ہوئے ان کو یہ چیلنج دیا ہے کہ آپ اپنا عقیدہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کر دیں ہم آپ کو پچپن ہزار روپیہ انعام دینے کیلئے تیار ہیں۔ جس کی تفصیل ہمارے اردو، انگریزی رسالہ میں موجود ہے جو مفت مل سکتا ہے اور ان کو یہ حلف اٹھانے پر تیار کرنے والے کو بھی پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ ان کے حیدر آباد کے نمائندہ مولوی انعام الحق صاحب ایڈیٹر پیغام صلح نے کہا یہ جملہ ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبد الکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ کے پاس نقد جمع کرانا ہوگا۔ ہم نے یہ بھی منظور کیا۔ مگر وہ اب تک ٹالتے ہی رہے ہیں۔ ہم نے ان پر آخری اتمام حجت کرنے کے لئے یہ بھی منظور کیا کہ ہمارے شائع کردہ حلف میں اگر کوئی ایسی بات ہو جسے وہ نہیں مانتے تو وہ ہمیں بتلائیں۔ ہم اسے حلف سے خارج کر دیں گے۔ پھر بھی وہ گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے

اے آسمان و زمین تم گواہ رہو!

کہ ہم نے اس دورنگی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔ بفضل خدا ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالیٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکا ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

خاکسار **عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن**

بوسکی

شادی جہیز اور ذاتی استعمال کا بہترین کپڑا ساٹ گز کے تھان کی قیمت ۲۰/۸ روپے لوکل ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ **ہملٹو رجسٹرڈ لدھیانہ**

طب یونانی کو بے اثر قرار دینے والوں کیلئے چیلنج

ہمارے مرکبات کا استعمال آپکو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ بدلنے پر مجبور کرے گا

لاجواب منجن:- یہ منجن واقعہ میں لاجواب ہے۔ اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے امراض مثلاً پائیوریا درد۔ پانی لگنا وغیرہ چند روز کے استعمال سے دور ہو جائیں گے۔ ڈیڑھ روپیہ فی شیشی

سونے کی گولیاں:- زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کا کورس ۷ روپے۔ ایک ماہ کا کورس چودہ روپے۔

زوجام عشق کلاں:- بجد مقوی۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے ایک ماہ کا کورس بارہ روپے۔ دو ہفتہ چھ روپے۔

حب جواہر مہری عنبری:- مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ۔ خفقان و حزن معین حمل اور محافظ شباب ہیں۔ ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا:- مقبول خاص و عام۔ قیمت پانچ روپے فی شیشی۔

ٹھنڈا سرمہ:- آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ دو روپے فی شیشی۔

بواسیری:- بواسیر کا حکمی علاج ہے۔ ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے۔

اکسیر ذیابیطس } تجربہ شدہ زود اثر بجد مفید مرکب ہے۔ ایک ماہ کا کورس قیمت سات روپے۔

اکسیر دمہ:- دمہ کا مجرب علاج۔ پانچ روپے تولہ۔ خوراک ایک رتی۔

اکسیر امراض گوش:- کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج دو روپے شیشی

اکسیر اٹھرا } اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے۔

اکسیر نرینہ اولاد:- حضرت خلیفہ اولؓ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے مکمل کورس پچیس روپے

سپاری پاک:- کثرت طمث اور زیادتی حیض۔ سیلان الرحم و سفید رطوبت کا آنا اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے۔

دوائی عسرت طمث:- کمی اور تنگی اور بندش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج قیمت چھ روپے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زچگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی مجرب دوا۔ قیمت چھ روپے پاؤ۔

صندل پوڈر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ ۱۲؍ سیکڑہ۔

مرکب افسنتین:- مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ۔

اکسیر جگر۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

(مقامی ایجنسی جنرل سپلائی سٹور قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

جناح گاندھی ملاقات

نئی دہلی ۶ مئی۔ آج مسٹر محمد علی جناح اور گاندھی جی کے درمیان پونے تین گھنٹے تک ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات مسٹر جناح کی قیام گاہ پر ہوئی۔ اس سے پہلے ستمبر ۱۹۴۴ء میں بمبئی کے مقام پر دونوں کے درمیان ملاقات ہوئی تھی۔ ملاقات کے بعد مسٹر جناح نے گاندھی جی کی رضامندی سے ایک اعلان جاری کیا۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ میں نے دو معاملات کے متعلق گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کیا ہے۔ ایک یہ کہ ملک کو تقسیم کر دیا جائے یا متحد رکھا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ ہم نے امن کی جو مشترکہ اپیل جاری کی تھی اسے زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے کیا طریق اختیار کئے جائیں۔ دوسرے معاملہ کے متعلق ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں تھا۔ لیکن امر اول کے متعلق ہمارے خیالات مختلف رہے ہیں۔ گاندھی جی کا خیال ہے کہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ملک کو متحد رہنا چاہیئے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ملک کی موجودہ گتھیوں کو سلجھانے کے لئے ملک کی تقسیم نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔

اس ملاقات سے پہلے گاندھی جی نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ارکان سے تبادلہ خیالات کیا۔ جبکہ عبوری حکومت کے لیبر ممبر مسٹر جگ جیون رام اور سرحد کے وزیر قاضی عطاء اللہ بھی خاص دعوت کی بناء پر وہاں موجود تھے معلوم ہوا ہے کہ سرحد کے مسئلہ پر تازہ واقعات کی روشنی میں خاص طور پر غور کیا گیا۔

لنڈن میں ہندوستان کے مسئلہ پر غور و خوض

لنڈن ۶ مئی۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ لنڈن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن کے ذاتی نمائندے لارڈ اسمے اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ ان دنوں برطانوی گورنمنٹ کے ساتھ جو تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق بعض اہم اور دو ٹوک فیصلے کئے جائیں گے۔ لارڈ اسمے وائسرائے کی طرف سے ہندوستانی لیڈروں سے ملاقاتوں کے متعلق جو رپورٹ لے کر گئے ہیں۔ امید ہے کہ دس دن تک ان پر غور و خوض ہوتا رہے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ زیر غور مسئلہ کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ ملک کو ایک رکھا جائے یا اسے تقسیم کیا جائے۔ لارڈ اسمے جب لنڈن سے واپس ہندوستان پہنچ جائیں گے تو اس وقت وائسرائے کی طرف سے اہم فیصلوں کا اعلان کیا جائے گا۔

کل لارڈ اسمے نے برطانیہ کے ہندوستانی مسئلہ کے ماہرین سے گفت و شنید کی ہے۔ آج آپ نے وزراء سے ملاقات کرنی تھی۔ لیکن بعض وجوہ کی بناء پر یہ ملاقات ابھی نہیں ہو سکی۔ آج برطانوی وزارت کا اجلاس ہوتا رہا۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ ایجنڈے پر ہندوستان کا مسئلہ موجود نہ تھا۔ کنٹربری کے بشپ آف آرچ نے ایک تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے متعلق برطانیہ کی موجودہ پالیسی کی تائید کی اور کہا کہ ہندوستان چھوڑنے کے متعلق برطانیہ نے تاریخ مقرر کر کے بہت دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ ہندوستان کے اندرونی اختلافات جون ۱۹۴۸ء سے قبل ختم ہو جائیں گے۔ اور اختیارات منتقل کرنے کا مرحلہ امن و امان کے ساتھ طے ہو جائے گا۔ امید ہے کہ سر دو ماہ کے بعد وائسرائے ہند سے ذاتی نمائندے تازہ سیاسی حالات سے آگاہ کرنے کے لئے لنڈن جایا کریں گے۔

پاکستان کانفرنس سندھ

نواب شاہ (سندھ) ۵ مئی۔ گذشتہ دو دنوں سے اس جگہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں جو پاکستان کانفرنس ہو رہی تھی وہ آج ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ مسلم اکثریت کے چھ صوبوں پر مشتمل ایک آزاد حکومت ہندوستان میں قائم کی جائے۔ ان صوبوں میں سوشلسٹ اصولوں کے مطابق ایک ری پبلک کی تشکیل کی جائے۔ ایک اور قرارداد میں فارورڈ بلاک کی اس تجویز کی حمایت کی گئی ہے کہ بنگال اور پنجاب کو متحد رکھنے کی حمایت کرنے والے سب عناصر کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں ایک ٹھوس پروگرام وضع کیا جائے۔

وزارت سرحد اور وائسرائے ہند

لنڈن ۶ مئی۔ یہاں کے مسلم لیگی حلقوں کا خیال ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن نے برطانوی وزارت سے سفارش کی ہے کہ صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت کو برخاست کر کے صوبہ میں نئے انتخابات کرائے جائیں۔ گو وائسرائے از خود یہ قدم اٹھا سکتے تھے لیکن کانگرس کے احتجاج کے پیش نظر اور اس مسئلہ کی آل انڈیا پیچیدگیوں کا خیال کرتے ہوئے انہوں نے یہ مسئلہ برطانوی وزارت کے سامنے رکھ دیا ہے۔

شملہ ۶ مئی وائسرائے ہند آج اپنی اہلیہ کے ہمراہ شملہ پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو بھی شملہ روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ وہاں وائسرائے کے مہمان ہوں گے۔

ٹوکیو ۶ مئی۔ شاہ جاپان ہیرو ہیٹو نے آج ایک شاہی حکم جاری کیا ہے۔ جس کے مطابق ۲۰ مئی کو جاپان کی نئی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا جائے گا۔

مردان ۶ مئی۔ سابق وزیر اعظم سرحد سردار اورنگ زیب خاں کو چھ ماہ قید بامشقت کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔

کراچی ۶ مئی۔ لاڑکانہ کے مسلم دیہاتی حلقہ سے سندھ اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے نتیجہ کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے مسلم لیگ کے امیدوار مسٹر شاہ مراد کو ۲۸۱۳ ووٹ ملے۔ آپ کے مد مقابل کو صرف ۲۷۴ ووٹ ملے۔ اور ضمانت ضبط ہو گئی۔

شنگھائی ۶ مئی معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چار مہینوں میں آٹھ ہزار سے زیادہ چینیوں کی فاقہ زدہ ہونے کی وجہ سے موت واقع ہو چکی ہے۔

"ہم تبلیغ کے کام کو کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے"

"ہماری آنکھیں اپنے مشنوں کی طرف زیادہ توجہ کیساتھ مرکوز ہو جانی چاہئیں"

"ہمارے مبلغ ہزاروں ہزار میل پر بیٹھے نہایت جانفشانی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ہم اتنی دور بیٹھے ان کی قربانیوں کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ایک مبلغ کی قربانی کا معیار یہ نہیں کہ اس نے کتنے آدمی احمدی کئے۔.... بلکہ وہ فضا اور وہ اثر جو احمدیت کے لئے ان ملکوں میں پیدا ہو رہا ہے وہ ان کا کام ہے.... موجودہ نتائج بے شک ایسے عظیم الشان نظر نہ آتے ہوں۔ لیکن موافق ہوائیں چل پڑی ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد یا بدیر چاہے ایک سال ہیں۔ چاہے دس سال میں لیکن ہماری زندگیوں میں ہی اور ہم میں سے بہت زندہ ہوں گے کہ وہ دیکھیں گے کہ ملکوں کے ملک احمدیت میں داخل ہوں گے.... پس ان دنوں کے لانے کے لئے جلد جلد قدم اٹھاؤ۔ تاکہ یہ نظارے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو"

تحریک جدید کے دفتر اول اور دوم کے مجاہدین کو چاہیئے کہ اپنے پیارے امام کے اس ارشاد کی تعمیل میں اور فتح اسلام کے وقت کو قریب تر لانے کے لئے اپنے وعدے ۳۱ مئی تک ادا فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ وکیل المال تحریک جدید